منقبت

ملی ہے غموں کی دوا کربلا سے
میں لایا ہوں خاکِ شفا کربلا سے

بشکلِ کفن میں نے تربت کی خاطر
خریدا ہے فرشِ عزا کربلا سے

میرے گھر میں ہے اِک عزاخانہ جس میں
چلی آ رہی ہے ہوا کربلا سے

جہنم کو جنت سے تبدیل کر لو
یہ آتی ہے حُرؑ کی صدا کربلا سے

ہے آساں یہاں سے خدا تک پہنچنا
کہ ملتی ہے حدِ خدا کربلا سے

کرے کیوں نہ کعبہ یہاں آ کے سجدہ
کہ پائی ہے اِس نے بقا کربلا سے

بقا بخش دی اُسکو کرب و بلا نے
نباہی ہے جس نے وفا کربلا سے

پئے دینِ حق اپنے بازو کٹانا
چلی ہے یہ رسمِ وفا کربلا سے

میں ہاری ہوں تجھ سے فقط ایک تجھ سے
یہ کہتی ہے اکثر قضا کربلا سے

تیری خاک نے میری قیمت گھٹا دی
بہشتِ بریں نے کہا کربلا سے

نہ کیوں منقبت نورؔ پھر ہو منور
ہوں جب لفظ تجھکو عطا کربلا سے